سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اطاعتِ رسولؐ کے انقلابی اثرات

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وعداللہ الذین آمنو امنکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنایعبدوننی لایشرکون بی شیأ ومن کفربعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ (سورۃ نور آیت ۵۵)

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے جولوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے ہیں وعدہ کرلیا ہے کہ ان کو البتہ ملک میں اس طرح حاکم بنادیں گے جس طرح حاکم بنایا پہلے لوگوں کو اوران کے لئے اس دین کو جوان کیلئے پسند کردیا جمادیں گے۔ اوران کے خوف کے بدلے ان کو (اللہ) امن دے گا (یہ لوگ) میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔اس کے بعد جولوگ ناشکری کریں گے پس وہی لوگ نافرمان ہونگے۔

صحبت نبویؐ کے انقلابی اثرات: گزشتہ تین خطبوں میں مذکورہ بیان کردہ معروضات میں یہ بتلانا مقصود تھا کہ جزیرۃ العرب کے وہ لوگ جو زوال و پستی میں تمام دنیا کے لئے سمبل بن چکے تھے۔ سرکار دوعالم کی تعلیمات اور فیض صحبت کی بدولت تمام دنیا کے مقتدی وراہنما بن گئے۔ زمانہ جاہلیت کے نام سے شہرت حاصل کرنے والا دور' قرآنی تعلیم اور مقدس اخلاق کی بدولت خیر القرون کے نام سے نہ صرف اسوقت بلکہ تاقیامت مسلمانوں کے دلوں اور زبان سے پکارا جائے گا۔ جہالت و کفر کے نامور علمبردار جو ابتدائی دورِ اسلام کے چند کمزور مسلمانوں کے لئے خوف و دہشت کی علامت تھے' زیور اسلام سے آراستہ ہونے کے بعد ''رضی اللہ عنہم ورضواعنہ'' کے مصداق بن کر آسمانِ رشد وہدایت کے درخشندہ و تابندہ ستارے بن گئے اور دنیا ان کی روشنی سے جگمگانے لگی۔

صحابہ کرام ہدایت کے ستارے ہیں: انہی ہدایت کے ستاروں کے بارے میں سرکار مدینہ صلعم نے فرمایا:

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ اصحابی کاالنجوم بایھم اقتدیتم اھدیتم

ترجمہ: حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کے مثل ہیں۔ جس ستارے کی روشنی میں چلو گے کامیابی وفلاح حاصل کروگے''۔

یعنی حق سے انکار کرنے والے اور حق کے پرچار کرنے والوں کے خون کے دشمن دین حقہ کے ایسے متوالے بن گئے کہ رات کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں جس طرح راہ سے بھٹکے ہوئے مسافر کے لئے ستارے راہ دکھانے کا ذریعہ

بن جاتے ہیں اسی طرح آپؐ کے فدائین کی جماعت بھی کفر والحاد کے ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے لوگوں کے لئے ہدایت کا نمونہ بن کر عقائد باطلہ اور مشرکانہ رسومات واعمال کے خلاف بے باکانہ جہاد کر کے دنیا ہی میں جنت جانے کی خوشخبری سے رب العزت نے ان کو نوازا۔

سبّ صحابہ باعث لعنت ہے: اسلام وایمان کے انہی سچے وپاکیزہ اعمال واحوال پر عمل کرنے کا ثمرہ کس عجیب شکل میں ظاہر ہوا کہ ان پاک سیرت نفوس کی معمولی تحقیر کرنے والے کو رحمت عالمؐ نے اللہ کی جانب سے لعنت کا مستحق قرار دیا۔ فرماتے ہیں: عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنة اللہ علی شرکم (رواہ الترمذی)

ترجمہ: ''ابن عمر کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو، تمہارے بری حرکت پر۔''

اصحاب کے اعمالؓ دوسری جگہ محبوب کبریاء صلعم کا فرمان ہے: عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ لاتسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا لم یبلغ مد احدھم ولا نصیفہ (بخاری مسلم) (ترجمہ) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے صحابہ کو برا مت کہو اگر تم میں سے کوئی فرد احد پہاڑ کے مثل سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کا ثواب میرے صحابہ کے ایک مد یا آدھے مد کے ثواب کے برابر بھی نہیں پہونچ سکتا۔

حضورؐ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ صحابہ کی توہین وتحقیر اور سبّ وشتم سے بچتے رہنا۔ اسلام کے اعلیٰ وارفع اقدار کو اپنانے کے ساتھ ایک اور عظیم فضیلت بھی حاصل ہے کہ جس دین واسلام کا نام لینا بھی آگ سے کھیلنے کے مترادف تھا۔ ان نفوس قدسیہ کو قبول اسلام میں سب سے پہلے داخل ہونے کا شرف بھی حاصل ہے' ان مبارک ہستیوں کا اللہ کے دل میں اخلاص جذبہ اور للھیت سے چھوٹا سا عمل صالح بھی بعد میں آنے والوں کے اسی طرح بڑے بڑے عمل پر بھاری ہوگا۔ ان کا سیر ڈیڑھ سیر جو اللہ کی راہ میں خیرات کرنا تمہارے پہاڑ برابر سونا صدقہ کرنے سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔ انہوں نے ایمان کی بدولت اپنے نفوس کا جو تزکیہ تھا وہ اوروں کو کہاں میسر ہے۔

جب قرآن حکیم کے منشور حیات کو اپنایا گیا: اس وقت امت مسلمہ جو ۵۶' ۵۷ برائے نام اسلامی مملکتوں پر مشتمل ہے' تمام مسلمان جس انداز میں ذلت وپستی کی چکی میں پس رہے ہیں۔ حضورؐ کے اسلام پیش کرنے سے پہلے کے کفار اس سے بدر جہا زیادہ مصائب کے شکار تھے' لیکن قرآن عظیم اور اس کے دیئے ہوئے اخلاق کو منشور حیات بنانے ان میں ایسا انقلاب آیا کہ ان کا نام سنتے ان کی ہیبت اور دبدبہ سے وقت کے فرعون وقارون کانپ اٹھتے۔ اپنے آپ کو خدا اور اپنے سوا اور مخلوق کو چیونٹی کے برابر نہ سمجھنے والے جابر وظالم حکمرانوں کے ان ایمان سے اسلحہ سے مسلح ہونے والوں کے ہاتھوں صفحۂ ہستی کے مٹنے کے بعض واقعات تو بعد میں ذکر کروں گا' سمندر وصحرا کے جمادات ونباتات حتیٰ کہ وحشی وخونخوار درندے بھی آیت مذکورہ میں خدائی وعدہ کی تکمیل کی صورت میں مسخر ہو کر ان

خدائی برگزیدہ ومحبوب بندوں کے گرویدہ بن گئے۔

کھجور کا ستون رونے لگا: کھجور کی ایک سوکھے ستون کا حضورؐ کے فرقت میں رونے کا واقعہ تو شاید آپ نے سنا ہی ہوگا۔ عن جابر قال کان النبی صلعم اذا خطب استندالی جذع نخلة من سواری المسجد فلما صنع له' المنبر فاستوی علیه صاحت النخلة التی کان یخطب عندھاحتی کادت ان تنشق فنزل النبی صلعم حتی اخذھا فضمیھا الیه فجعلت تان انین الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جس وقت مسجد نبوی میں خطبہ ارشاد فرماتے تو کھجور کے ایک سوکھے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے (اس دور کی مسجد نبوی ایک چھپر کی شکل میں ان خشک ستونوں پر قائم تھی) جب منبر تیار ہوا اور حضور خطبہ کے لئے منبر پر کھڑے ہوئے تو کھجور کا وہ بے جان تنا جس کے ساتھ آپ صلعم منبر سے پہلے ٹیک لگا کر بیان فرماتے رہتے' چلانے لگا قریب تھا کہ حضورؐ کی جدائی کے صدمہ میں پھٹ جاتا' حضورؐ منبر سے اترے ستون کے پاس تشریف لے جا کر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی گود میں لیا' اس کے بعد ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا جسے چپ کرایا جاتا ہے۔مگر رونا بند نہیں ہوتا (یعنی سسکیوں کی صورت اختیار کرلی) آخر کار قرار آ گیا اور چپ ہوا پھر سید الانبیاء نے اس کے رونے کا سبب بیان فرمایا' کہ یہ ستون اللہ کا جو ذکر سنتا رہتا اس سے محرومی ہوئی۔دین اسلام کی حقانیت اور اس کے احکامات کی برکات کا آپ اس سوکھے کھجور کے تنے سے اندازہ لگائیں کہ وہ بے عقل، علم وشعور سے عاری خشک لکڑی بھی حضورؐ کی فرقت اور اس کے خطبہ کے نہ سننے پر زاروقطار رورہی ہے۔حضرت حسن بصری کے بارے میں منقول ہے کہ جس وقت وہ اس حدیث کو بیان فرماتے بے اختیار رو پڑتے۔فرماتے اے مسلمانو کھجور کی خشک لکڑی حضورؐ کی فرقت پر ازراہ محبت روتی تھی جبکہ اسے عقل وشعور کی نعمت جو انسانوں کو حاصل ہے' سے بھی محروم تھی۔ تو اے حضرتِ انسان تم لوگوں میں شوق ومحبت تو اگر اس سے زیادہ نہ ہو تو کم تو نہ ہونا چاہیے۔

یہ تو سرور دو عالم ﷺ کی ذات بابرکات کا معجزہ اور ان کے عظیم المرتبت ہونے کا صرف ایک اعتراف تھا جو خشک و بے زبان لکڑی کے حال سے ظاہر ہوا۔وہ قوم جن کے دل ودماغ جزاوسزا کے تصور سے عاری تھے۔اوامرونواہی کا تو ان کے ہاں تصور ہی نہ تھا۔حضورؐ کی راہنمائی میں ان کی ایمانی تربیت وتکمیل اس انداز میں ہوئی کہ وہ اسلام کے ایسے عظیم داعی بن گئے کہ اللہ نے اس کے بدلے نہ صرف انسانوں کے دل ان کے لئے مسخر کر دیئے بلکہ آن واحد میں انسان کو لقمہ بنا کر نگلنے والے خوفناک جانور بھی ان کے لئے باعثِ خطرہ بننے کی بجائے ان کے محافظ ہو گئے۔

جب شیر حضرت سفینہؓ کا غلام بن گیا: انہی مردان حق میں ایک حضرت سفینہؓ کا واقعہ بھی اسلامی تاریخ کا ایک درخشندہ واقعہ ہم لوگوں کے عبرت کے لئے تاقیامت باقی رہے گا۔کہ من کان للہ کان اللہ له' کا جو مصداق بن گیا' پھر یہ ساری دنیا اسکی تابع ہو جائیگی۔ عن ابن المنکدر ان سفینة مولی رسول

الله ﷺ اخطاء الجیش بارض الروم او اسر فانطلق هاربا یلتمس الجیش فاذا هو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول الله ﷺ کان من امری کیت و کیت فاقبل الاسد له بصبصة حتی قام الی جنبه کلما سمع صوتا اهوی الیه اقبل یمشی الی جنبه حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد (رواه فی شرح السنه)

ترجمہ: ابن المنکدر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہؓ رومی ملاقہ میں اپنے لشکر کا راستہ بھول گئے یا دشمن کے ہاتھ قیدی بن گئے۔ پھر دشمن کے ہاتھوں فرار ہوکر اپنے فوج کے لشکر کو تلاش کرنے لگ گئے۔ اچانک ایک شیر سامنے آیا' شیر کو دیکھ کر گھبرانے کی بجائے اسے مخاطب ہوکر فرمایا اے ابوالحارث میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔ (تفصیلی واقعہ سنادیا)

شیر نے جب اس سے راستہ کی گمشدگی کی تفصیل سن لی فوراً اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے دم ہلاتے ہوئے اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا اس دوران کہیں سے اگر خوفناک جانور کی آواز آتی تو شیر فوراً اس کی طرف لپک کر حضرت سفینہؓ کو اس درندے سے بچالیتے۔ حضرت سفینہؓ اپنی منزل اور مطلوب کی تلاش میں روانہ ہیں اور شیر ان کے ساتھ ساتھ ان کے محافظ اور باڈی گارڈ کی حیثیت سے اپنی ڈیوٹی ادا کررہا ہے۔ حتیٰ کہ سفینہؓ اپنے لشکر میں پہونچ گئے تو شیر اپنے جنگل اور ٹھکانے کی طرف واپس ہوا۔

یہ اور اس قسم کے کئی محیر العقول واقعات اس معاشرہ کے افراد کے ساتھ پیش آتے رہے جنہوں نے کفری اندھیروں کو خیرآباد کہہ کر اپنی نفسانیت کا ایمان و اسلام کی روشنی میں خاتمہ کردیا۔ اپنے آپ' مال و متاع غرض سب کچھ کو حقیقی معنوں میں خالق کائنات اور اس کے محبوب ﷺ کے قدموں پر نچھاور کردیا' کارخانہ عالم کا پیدا کرنے والا تو کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر غیرتی ہے۔ اس نے دنیا کی ہر ذی روح و غیر ذی روح' خونخوار اور غیر خونخوار' طاقتور و کمزور سب کو اس کا غلام و گرویدہ بنادیا۔

<u>رضائے مولیٰ سب سے اولیٰ:</u> یہ ان فرشتہ سیرت اصحابِ قدسیہ کے واقعات ہیں جو اللہ و رسول کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے پہلے نہ کسی قانون و ضابطہ کے پابند تھے' نہ کسی نظام زندگی سے ان کا تعلق رہا بلکہ صرف اور صرف اپنی خواہشات اور نفس امارۃ بالسوء کے متبع تھے اب اللہ کی بادشاہی اور اقتدار اس طرح تسلیم کرلی کہ اپنے تمام مرضیات' خواہشات اور خودسری سے کنارہ کش ہوکر ایک واحد و قادر' غفور و رحیم کے سچے اور پکے غلام بن گئے۔ اپنے تمام ارمانوں' خوشیوں و ناراضگیوں کو وحدہ لاشریک کے بتائے ہوئے قاعدوں اور ضابطوں کا ایسا پابند کردیا کہ خودرائی و خودسری کا ان کے ہاں تصور تک ہی نہ رہا' جب اپنا سب کچھ اللہ کی مرضی اور تصرف میں دے دیا اور رضائے مولیٰ کو ہر چیز سے اولیٰ قرار دیا' تو اس ذات اقدس جل جلالہ کی شانِ کریمانہ و رحیمانہ کے کرم کو دیکھئے کہ نہ صرف انسانوں' جنگلی جانوروں کو ان کے حکم کا پابند بنادیا بلکہ سمندروں اور دریاؤں پر ان کا حکم چلنے لگا۔　　(جاری ہے)